© rasailojaraid.com

ٹیلی فون مکالموں پر مبنی رائے عامہ کے ایک تجزیے کے نتائج کے مطابق ووٹروں کی اکثریت سوال کی نوعیت سمجھنے سے قاصر تھی۔ صدر عسکر اکییف دسمبر ۹۴ء میں دو کمیونسٹ حریفوں کے مقابلے میں مزید پانچ سال کے لیے صدر منتخب کیے گئے تھے۔ مبیّنہ طور پر ان کے حق میں ۷۲ فیصد ووٹ پڑے۔ ان صدارتی انتخابات کو بین الاقوامی مبصّرین کی طرف سے وسیع بے قاعدگیوں کی بنیاد پر ہدفِ تنقید بنایا گیا۔ پچھلے سال کرغیزستان میں پارلیمانی انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات کے نتیجے میں ایسے صوبائی اہل کاروں کی اکثریت پارلیمنٹ میں منتخب ہو کر آئی جو انتظامیہ کے حمایت یافتہ تھے۔ حزبِ مخالف کی طرف سے انتخابات میں بے قاعدگیوں کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ لیکن ریاست کی انتظامی مشینری نے ان مظاہروں کو بڑی سختی سے دبایا۔ تاہم دیگر وسط ایشیائی ریاستوں کی نسبت کرغیزستان میں پریس کی آزادی کا احترام اور جمہوری اصولوں کی پاسداری کا رجحان قدرے زیادہ ہے۔

وسطی ایشیا: سفارتی سرگرمیاں

ازبک مشیرِ خارجہ امریکی عزائم کو بے نقاب کرتے ہیں

فروری کے مہینے میں ازبکستان کے اُمور خارجہ کے مشیر جناب گوگا خدویاتوف پاکستان کے دورے پر آئے۔ یہاں اُنھوں نے پشاور یونیورسٹی کے ایریا اسٹڈی سنٹر کے زیرِ اہتمام ایک سیمینار "پاکستان اور وسطی ایشیا میں اقتصادی تعاون کے امکانات" سے بھی خطاب کیا اور پریس کانفرنس بھی منعقد کی۔

ڈاکٹر خدویاتوف نے کہا کہ افغانستان کی خانہ جنگی وسطی ایشیا اور پاکستان کے درمیان اقتصادی و سیاسی تعلقات کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے نیز اس صورت حال کا سب سے بُرا اثر پاکستان پر پڑا ہے اور حالات زیادہ خراب ہوئے تو خطّے میں لسانی و نسلی فساد بھی پھوٹ سکتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کو چاہیے کہ وہ کسی خاص دھڑے کی حمایت کے بغیر افغان مسئلہ کے حل کے لیے فوری اور دلیرانہ اقدام کرے۔ ازبکستان کے مشیر برائے امور خارجہ نے کہا کہ اگر بیرونی قوتیں افغانستان میں مداخلت اور اسلحہ کی فراہمی بند کر دیں تو یہ مسئلہ فی الفور حل ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں اُنھوں نے ایران کو بھی متنبہ کیا کہ وہ افغانستان میں محتاط کردار ادا کرے ورنہ اس کے اور علاقے کے دیگر ممالک کے باہمی تعلقات خراب ہو سکتے ہیں۔

اِس موقع پر ڈاکٹر خدویاتوف نے مسئلہ کے حل کے لیے سات نکاتی منصوبہ بھی پیش کیا۔ فوری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جنگ بندی، اسلحہ کی ترسیل کا خاتمہ، افغانستان کے اندر مختلف قوتوں کے زیرِ کنٹرول علاقوں کی سرحدی صورت حال کا برقرار رہنا، مختلف دھڑوں کے زیرِ انتظام علاقوں میں عارضی قوانین کا نفاذ، کابل میں مخلوط عبوری حکومت کا قیام، اقوام متحدہ کی مدد سے ملک کے آئین کی تیاری اور صدارتی نظام کا استحکام۔

ڈاکٹر خدویا توف نے کہا کہ ازبکستان علاقے کے ممالک کی سربراہ کانفرنس بلائے گا جس میں طالبان، صدر ربانی اور جنرل دوستم کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ انھوں نے پاکستان، ازبکستان اور افغانستان کے درمیان ایک کنفڈریشن کی تشکیل کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اس تجویز کو ازبکستان کی وزارت خارجہ کی منظوری حاصل ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ازبکستان تاشقند اور ترمز سے ہرات تک ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ بنا رہا ہے جس سے ازبکستان، افغانستان، پاکستان، ایران اور ترکمنستان کے درمیان تجارتی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہوگا۔

جناب خدویا توف نے کشمیر میں بھارتی مظالم کی مذمت کی اور کہا کہ بھارت پاکستان پر دباؤ ڈالنے اور مسئلہ کشمیر سے توجہ ہٹانے کے لیے صدر ربانی کی مدد کر رہا ہے اور ربانی حکومت کے لیے تاجکستان کے راستے بگرام تک اسلحہ پہنچا رہا ہے۔ اس موقع پر انھوں نے انکشاف کیا کہ امریکہ علاقے میں چار نئی ریاستیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ "خود مختار کشمیر"، افغانستان اور تاجکستان کے علاقوں پر مشتمل اسماعیلی ریاست "بدخشان"، پاکستان، ایران اور افغان بلوچوں کے لیے "عظیم تر بلوچستان"، اور مغربی افغانستان اور ایران کے کچھ علاقوں پر مشتمل ریاست "سیستان"۔ ڈاکٹر خدویا توف کا خیال تھا کہ امریکہ کی قوت کو اکثر بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے حالانکہ یہ وہی نام نہاد عالمی طاقت ہے جسے ویتنام کے بعد صومالیہ، سوڈان اور ایران میں بھی ہزیمت اٹھانا پڑی ہے۔

تنظیم برائے اقتصادی تعاون

ECO ازبک قیادت کی نظر میں

پاکستان اور ایران کی طرف سے اقتصادی تعاون کی تنظیم ECO کی چوتھی سربراہی کانفرنس میں تنظیم کے بعض غیر رکن ممالک پر نکتہ چینی کے خلاف ازبکستان نے ECO سے علیحدگی اختیار کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ۱۳ مئی کو ترکمنستان کے دارالحکومت اشک آباد میں وسط ایشیائی رہنماؤں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ازبک صدر اسلام کریموف نے کہا "اگر بعض ممالک نے تنظیم کے غیر رکن ممالک پر الزام تراشیوں اور نکتہ چینیوں کا سلسلہ بند نہ کیا تو ازبکستان ECO سے علیحدگی

© rasailojaraid.com